بسم اللہ الرحمان الرحیم

برادرانِ عزیز! میں آپ سے راہِ جہاد میں رکاوٹ بننے والی چند مشکلات اور خطرات پر گفتگو کرنا چاھوں گا۔

مواصلت کسی بھی فوج کیلئے اک ناگزیر ضرورت ہے۔ مجاہدین کیلئے بھی آپس میں رابطہ رکھنا اور پیغامات واطلاعات کی ترسیل ایک ایسی ضرورت بن چکی ہے جس کے بغیر آج جہاد کا تصوّر بھی مشکل ہے۔

مواصلت کے جتنے بھی جدید ذرائع آج دنیا میں موجود ہیں، وہ سب ہمارے دشمن کفار کی ایجادات ہیں۔ موبائل فون، زمینی فون (تار بند فون)، سیٹلائٹ فون، انٹرنیٹ، جی۔ پی۔ ایس، مخابرہ اور دیگر ذرائع مواصلت کا پورا نظام کافروں کی ایجاد ہونے کے باعث انھیں کے تصرف اور اختیار میں کام کرتا ہے۔ واضح رہے کہ یہ سارا نظام ان کافروں نے اپنی آسانی اور ضرورت کیلئے ترتیب دیا ہے، مجاہدین کیلئے نہیں، اگر چہ وہ اسے استعمال کر سکتے اور کرتے ہیں۔ اِن مواصلات کا ناگزیر استعمال مجاہدین کیلئے ایک پُر خطر آزمائش کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ کیونکہ طواغیت اور کفار نے اپنی ان ایجادات کو دوہرے استعمال کا آلہ بنالیا ہے۔ ایک طرف تو وہ ان سے عالمِ اسلام کے خلاف اپنی فوجی اور ملکی ضروریات پوری کرتے ہیں، تو دوسری طرف اس فنیاتی نظام کو جال بنا کر اسے استعمال کرنے والے مجاہدین کا کھوج لگاتے ہیں اور انہیں گرفتار کر کے تعذیب کا نشانہ بناتے ہیں۔ اس لئے مجاہدین کیلئے ضروری ہے کہ وہ اس نظام کو گہرائی سے سمجھیں اور اس کے استعمال سے پوری طرح باخبر اور چوکنا رہیں۔

اس نظام کو سمجھنے اور اس کے شر سے بچنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ مجاہدین اور اُن کے انصار کی معمولی غلطیوں اور کم فہمی ہی سے کفار و منافقین کیلئے جہاد کے آئمہ کا سراغ لگانا آسان تر ہوا۔ ہمارے دشمن فرداً فرداً مجاہدین کو گرفتار کرتے ہیں اور عذاب دے دے کر اُن سے اہم جہادی راز اگلواتے ہیں۔ ان خفیہ معلومات کو حاصل کر لینے سے دوسرے بہت سے مجاہدین کی گرفتاری اور اُن کے منصوبوں کی ناکامی ممکن ہوتی ہے۔ چنانچہ جب تک ہم اس نظام کو سمجھیں گے نہیں ، اپنا دفاع کرنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہو سکے گا اور مجاہدین کو کفار اور ان کے حلفاء کے ہاتھوں نقصان پہنچتا رہے گا۔

اب ہم اُن حربوں کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں جن کے ذریعے کفار و منافقین کیلئے مجاہدین کا کھوج لگانا ممکن ہوا ہے۔

پہلی چیز جو ذہن میں رکھتے ہوئے بات آگے بڑھاتے ہیں وہ یہ ہے کہ اس مضمون میں اُن فنیات کے استعمال کی تشریح پیش ی گئی ہے جو دنیا بھر میں عوام الناس کی تجارتی ضروریات کیلئے دستیاب ہیں، نہ کہ اُن حربوں کی جو افواج اپنی فوجی ضروریات کیلئے استعمال کرتی ہیں۔ واضح رہے کہ فوجی فنیات ہمیشہ تجارتی فنیات سے بہتر اور برتر ہوتی ہیں۔ آجکل فون اور انٹرنیٹ کے ذریعے سے عام لوگوں کا کھوج لگانا تو تجارتی مقاصد کیلئے بھی استعمال ہونے لگا ہے۔ جب فون اور انٹرنیٹ جیسے تجارتی

ذرائع اَن گنت مجاہدین کی گرفتاری کا باعث بنے ہیں،تو اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کفریہ طاقتیں کھوجی وتعقباتی مقاصد کیلئے جو فوجی ذرائع اور فنیات استعمال کرتی ہیں، وہ مجاہدین کیلئے کیسے خطرے کا باعث ہوں گی۔

ایک اور بات ذہن میں یہ رکھنی چاہئے کہ اس مضمون، اور اس جیسے دیگر مضامین کا مقصد مجاہدین کو دشمن کی چالوں سے خوفزدہ کرنا نہیں ہے بلکہ ان کی مکاریوں سے ہوشیار کرنا ہے۔

ان خطرات کے متعلق میں دنیا کے مرکزِ کفر امریکہ کے اپنے اخبارات اور مضامین میں سے چند حوالہ جات بطور ثبوت پیش کرنا چاہوں گا، جو کہ کفر کی اپنی لگانے کیلئے کیسے کیسے حربے ایجاد کرر کھے ہیں۔

۲۹ مارچ ۲۰۰۲ء، بروزِ جمعہ ''نیویارک ٹائمز''(New York Times) میں شائع ہونے والے ایک مضمون ''برقی ذرائع سے دہشتگردوں کے تعاقب میں حائل مشکلات''(The Hurdles To Chasing Terrorists Online) کے چند اقتباسات مندرجہ ذیل ہیں:

"Digital forensics has undoubtedly been useful in piecing together events since Sept.11 - leading,for example - to the arrest of three of the suspects in the abduction and murder of an American reporter in Pakistan - information technology has significant limits in monitoring a widely dispersed terrorist network."

''گیارہ ستمبر کے بعد پیش آنے والے واقعات کی تجزیاتی ترتیب میں انگشتی تحقیقات بلا شبہ بہت فائدہ مند ثابت ہوئی ہیں۔مثال کے طور پر انہیں ذرائع سے پاکستان میں ایک امریکی نامہ نگار کے اغواء اور قتل میں ملوث تین مشتبہ افراد کی گرفتاری ممکن ہوئی۔حقیقت یہ ہے کہ اطلاعاتی فنیات دہشتگردی کی ایک وسیع جالکاری پر نگاہ رکھنے میں بہت اہمیت کی حامل ہیں۔''

"In the kidnapping and killing of Daniel Pearl,a Wall Street Journal Reporter working in Pakistan - one of the few known cases in which suspected terrorists have been traced through e-mail - <u>the abductors used hotmail,Microsoft's Web-based e-mail service,to annonce their deed."</u>

’’پاکستان میں کام کرنے والے امریکی صحافی ڈینیل پرل کا اغواء اور قتل اُن نادر واقعات میں سے ایک ہے، جن میں مشتبہ دہشتگردوں کا بذریعہ اِی۔میل کھوج لگایا گیا۔اس واقعہ میں ملوث اغوا کاروں نے اپنے فعل کا اعلان ہاٹ۔میل کے ذریعے کیا، جو کہ انٹرنیٹ پر دستیاب مائکروسافٹ کی پیش کردہ اَی۔میل سہولت ہے۔‘‘

اب ہم ایک اور مضمون، ’’تجزیہ عالمی دہشتگردی‘‘(Global Terrorism Analysis)،جلد اوّل ،اشاعت شمارہ ۵،مورخہ یکم اکتوبر ۲۰۰۴ء، میں سے ایک اقتباس نقل کرتے ہیں:

"Out of a number of successes and near-misses in Pakistan,the killing f one key al-Qaeda operative may mark a turning point in the fortunes of the contest.In what is the latest in a series of breakthroughs announces by the Pakistani security,a two-hour gun battle on september 26 in Nawabshah,270 km north of Karachi,ended in the death of Amjad Farooqi.This latest victim had been the target of a massive nine-month manhunt(and a $330,000 reward)for his having been involved in most of the major terrorist incidents that took place in Pakistan in the recent period.He was ostensibly caught by a mobile phone intercept,which traced him to a hideout in Nawabshah."

’’پاکستان میں پیش آنے والی کامیابیوں اور قریبی خطا شدہ اقدامات کے ایک گزشتہ سلسلے میں سے القاعدہ کے ایک کلیدی رکن کا قتل اس معرکے میں اہم تبدیلیوں کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے۔پاکستانی قواتِ امن کی جانب سے اعلان کردہ کامیابیوں کے تسلسل میں سے تازہ ترین کامیابی کراچی سے ۲۷۰ کلومیٹر شمال کی جانب نوابشاہ میں دو گھنٹے جاری رہنے والی مسلح کشمکش کے نتیجے میں امجد فاروقی کا قتل ہے۔یہ شخص پچھلے کچھ عرصے میں پاکستان میں پیش آنے والے دہشتگردی کے اہم واقعات میں ملوث ہونے کے باعث نو ماہ سے جاری ایک بھرپور اور وسیع تلاش کا ہدف تھا(اور اس کے سَر کی قیمت تین لاکھ تیس ہزار ڈالر مقرر تھی)۔ذرائع کے مطابق یہ گرفتاری ایک بازداشتہ موبائل کال کی وجہ سے ممکن ہوئی، جس کے ذریعے نوابشاہ میں اس کے خفیہ ٹھکانے کا سراغ لگایا گیا۔‘‘

نیویارک ٹائمز ہی میں شائع ہونے والے ایک اور مضمون، ’’جاسوسی ادارہ اہم معلومات کا کھوج لگانے میں کامیاب، سرکاری

عہدیداروں کی رپورٹ‘‘("Spy Agency mined vast data trove,Officials report")از ایرک لچبلو وجیمز رائزن(Eric Litchblau,James Risen)،مورخہ ۲۴ دسمبر،۲۰۰۵ء، بروز ہفتہ، میں مصنفین لکھتے ہیں:

"Officials in the government and the telecommunications who have knowledge of parts of the program say that NSA has sought to analyze communications patterns to glean clues from details like who is calling whom,how long a phone call lasts,and what time of day it is made ,and the origins and destinations of phone calls and e-mail messages.Calls to and from Afghanistan,for instance,are known to have been of particular interest to the NSA since the Sept.11 attacks,the officials said."

’’حکومت اور شعبہ مواصلت کے عہدیداران، جو کہ اس منصوبے کے اجزاء سے واقف ہیں،اُن کا کہنا ہے کہ این۔ایس۔اے(ادارۂ قومی امن) کوشاں ہے کہ مواصلاتی طرز کے تجزیے کے ذریعے تفصیلات اخذ کی جائیں اور سراغ لگایا جائے کہ کون کس سے فون پر رابطہ کر رہا ہے، ایک فون کال کتنی دیر جاری رہتی ہے اور دن کے کس حصے میں رابطہ کیا جاتا ہے۔نیز فون کالوں اور ای۔میل پیغامات کا منبع اور مقامِ ترسیل معلوم کیا جائے۔سرکاری کارندوں کا یہ بھی کہنا ہے کہ گیارہ ستمبر کے بعد افغانستان میں فون کالوں کی آمدورفت این۔ایس۔اے کی خصوصی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہے‘‘۔

مندرجہ بالا اقتباسات کو پڑھ کر با آسانی سمجھا جاسکتا ہے کہ کفار اور ان کے حلیف برقی ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے مسلسل مجاہدین کے تعاقب میں سرگرم ہیں۔

اب میں اپنی گفتگو اُن مخصوص طریقوں کی طرف پھیرنا چاھوں گا جن کے ذریعے مواصلات کے استعمال سے مہدوف افراد کا سراغ لگایا جاتا ہے۔

ا) ECHELON

ECHELON کمپیوٹروں کی ایک عالمی جالکاری کیلئے استعمال کی جانے والی اصتلاح ہے جو کہ ریڈیو، سیٹلائٹ ،

ٹیلیفون،فیکس اور اِی۔میل کے ذریعے ترسیل کردہ لاکھوں بازداشتہ پیغامات میں چند مخصوص،منتخب کردہ کلیدی الفاظ (keywords) کی خودکار تلاش کا ذمہ دار ہے۔ان بازداشتہ پیغامات کے متن کا ہر لفظ اس نظام کے ذریعے منتخب کردہ کلیدی الفاظ سے ملایا جاتا ہے۔یہ خدمت خودکار مشینیں سرانجام دیتی ہیں۔جس گفتگو میں بھی ان الفاظ میں سے کوئی لفظ پکڑا جائے ،اس گفتگو کے متعلق تمام تر تفصیلات کا کھوج لگایا جاتا ہے اور یوں متکلم اور مخاطب دونوں کا سراغ لگانا ممکن ہو جاتا ہے۔ان الفاظ میں جہادی علاقوں کے نام (مثلاً افغانستان اوراس کے صوبے وغیرہ)،ہتھیاروں کے نام،جوہری توانائی سے متعلقہ اصتلاحات،اہم جاہدین کے نام اور دیگر 'مشکوک' الفاظ مثلاً 'ہدف'،'دھاکہ'،'کاروائی'،'مجاہدین' وغیرہ شامل ہیں۔گویا مجاہدین کیلئے کسی بھی قسم کے ذرائع مواصلت پر ایسے الفاظ کا محض تذکرہ بھی خطرے کا باعث ہے۔چنانچہ مجاہدین پر لازم ہے کہ احتیاط برتتے ہوئے مواصلات پر ہر ایسی گفتگو سے پرہیز کریں جو اس نظام کی زد میں آ کر اُن کیلئے خطرے کا باعث بنے۔

اس نظام میں فعال،عملیہ کاری کی خدمت انجام دینے والی مشینوں کو ECHELON لغات(ECHELONت) کہا جاتا ہے۔کسی بھی مرکز کی ECHELON لغات میں نہ صرف اس ادارے کے منتخب کردہ الفاظ مہیا کئے گئے ہوتے ہیں جس کے تحت وہ کام کرتا ہے، بلکہ UKUSA نظام کے باقی چاروں اداروں کے چنیدہ الفاض کی فہرستیں بھی اس میں شامل کی گئی ہوتی ہیں۔ U K U S A کُل پانچ امن اداروں پر مشتمل ایک بین الاقوامی نظام ہے۔یہ ادارے DSD,GCHQ,NSA,CSE اور GCSB کہلاتے ہیں۔

اس نظام کے بارے میں چند مزید تفصیلات ہمیں نیو یارک ٹائمز کے مضمون ''برقی ذرائع سے دہشتگردوں کے تعاقب میں حائل مشکلات'' میں ملتی ہے۔مندرجہ ذیل اقتباس ملاحضہ ہو:

"On a worldwide level,the National Security Agency operates a satellite network called Echelon in cooperation with Britian,Canada,Australia and New Zealand that monitors voice and data comunications."

''ادارۂ قومی امن عالمی سطح پر 'E c h e l o n' نامی ایک سیٹلائٹ جالکار نظام سنبھالے ہوئے ہے،جس میں برطانیہ،کینیڈا،آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ اس کی مشترکہ معاونت کرتے ہیں۔اس نظام کا کارِ منصبی صوتی ومعطیاتی مواصلات پر نگاہ رکھنا ہے۔''

انٹرنیٹ پر ماجود ایک قاموس (انسائکلو پیڈیا)،ویکیپیڈیا (Wikipedia) لکھتا ہے:

"ECHELON monitoring of mobile phones in Pakstan was reportedly used to track Khalid Sheikh Mohammad before he was arrestsd in Rawalpindi on March 1,2003."

''ذرائع کے مطابق Echelon نظام کے ذریعے موبائل فون مواصلت کی نگرانی ہی خالد شیخ محمد کے تعاقب کا ذریعہ بنی جس کے نتیجے میں وہ یکم مارچ ۲۰۰۳ء کوراولپنڈی سے گرفتار کئے گئے۔''

اس بات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کفار وطواغیت نے اپنی مکاری کے جالوں کو کس قدر وسعت دے رکھی ہے، جن کے ذریعے وہ مجاہدین کے قیمتی ترین آئمہ تک کا سراغ لگانے میں کامیاب رہے ہیں۔

ECHELON نظام کے زمینی مراکز:

- فورٹ میڈ (میری لینڈ، امریکہ) (این ایس اے کا صدر مقام)
- جیرالڈٹن (مغربی آسٹریلیا)
- مینوِتھ ہِل (یورکشائر، برطانیہ)
- مِساوا فضائی اڈہ (جاپان)
- موروینسٹو (کارنوال، برطانیہ)
- پائن گیپ (شمالی صوبہ، ایلس سپرنگز کے نزدیک، آسٹریلیا)
- سبانا سیکا (پرٹوریکو، امریکہ)
- شول بے (شمالی صوبہ، آسٹریلیا)
- شوگر گروو (مغربی ورجنیہ)
- یاکیمہ (واشنگٹن، امریکہ)
- وایہوپے (نیوزیلینڈ)
- ٹانگیموانا (نیوزیلینڈ)
- الرٹ (جزیرۂ ایلیسمئیر، نناوٹ، کینیڈا)
- ایگیوس نیکولاؤس (سائپرس، برطانیہ)
- بریمرہیون (جرمنی)

- بکلی فضائی اڈہ (کولوراڈو،امریکہ)
- آر۔اے۔ایف چکسینڈز (بیڈفورڈ شائر، برطانیہ)
- ڈیئگو گارشیہ(بحرِ ہند،امریکہ، برطانیہ)
- ڈگ بائے (لنکونشائر، برطانیہ)
- المنڈورف فضائی اڈہ (الاسکہ،امریکہ)
- فیلٹ ویل (نورفوک، برطانیہ)
- فورٹ گورڈون (جیورجیہ،امریکہ)
- گینڈر (نیوفاونڈ لینڈ اور لیبراڈور،کینیڈا)
- جبرالٹر (برطانیہ)
- گریشم (جرمنی)
- گوام (بحرالکاہل،امریکہ)
- کارامُرسل (ترکی،امریکہ)
- کُنیہ (ہوائی،امریکہ)
- لیٹرم (اوٹاوا کے جنوب میں،کینیڈا)
- مالٹا (مالٹا، برطانیہ)
- ماسٹ (برٹش کولمبیا،کینیڈا)
- مدینہ اینکس (ٹیکساس،امریکہ)
- اوسان فضائی اڈہ (جنوبی کوریا)
- روٹہ (سپین)
- سکیمپٹن (لنکونشائر، برطانیہ)

۲) سپیکرفون (SpeakerPhone)

’’تجزیہ عالمی دہشتگردی‘‘(Global Terrorism Analysis)،جلد اول،اشاعت شمارہ ۵،مورخہ یکم

اکتوبر،۲۰۰۴ء، مخبری اور تعاقب کے اس طریقے کی یوں تشریح کرتا ہے:

"If your standard wired phone has the speakerphone feature,be aware that some models may emit weak radio signals from the microphone,even when the phone's handset is on-hook(that is hung up,inactive).For short distances,a sensitive reciever may be able to pick up room noise in the vicinity of the speakerphone."

"Some cell phone models can be turned into microphones and used to eavesdrop on conversations in the vicinity .This is why some businesses and government agencies prohibit cell phones in areas where sensitive discussions are held."

''اگر آپ کے تار بند فون میں سپیکر فون کی سہولت موجود ہے، تو خبردار رہیں کہ کچھ ٹیلیفون سیٹ غیر مستعمل حالت میں بھی کمزور نوعیت کی ریڈیائی لہریں خارج کرتے رہتے ہیں۔ فون کا آواز گیر آلہ (reciever) اگر حساس ہو تو کچھ فاصلے تک اس کے اردگرد کی آوازیں (مرکزِ مواصلت میں) سنی جا سکتی ہیں۔''

''کچھ موبائل فونوں سے مائکروفون (microphone) کا کام لے کر اُن کو کسی بھی محفل میں مخبری اور جاسوسی کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کچھ کاروباری اور حکومتی ادارے حساس نوعیت کی ملاقاتوں میں موبائل فونوں کے داخلے پر پابندی لگاتے ہیں۔''

مائکروفون اس آلے، یا کسی آلے میں نصب اس سہولت کو کہتے ہیں جس کے ذریعے اردگرد کی آوازوں کو محفوظ (ٹیپ) کیا جا سکتا ہے۔

ایک شبہ جو عوام الناس میں پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ موبائل میں موجود مائکروفون غیر فعال حالت سے خود بخود کس طرح فعال ہو جاتا ہے اور جاسوسی کیلئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موبائل فون جن مواصل برقی لہروں کی بدولت کام کرتا ہے، وہ لہریں کسی بھی وقت موبائل کو فعال کر سکتی ہیں، اگر لہریں بھیجنے والے مراکز ہی ایسا چاہیں۔ اس کی دلیل اس بات سے اخذ کی جا سکتی ہے کہ جب آپ کے موبائل پر کوئی پیغام (SMS) بھیجا جاتا ہے، یا فون کیا جاتا ہے، تو وہ یکا یک فعال ہو جاتا ہے اور گھنٹی بجانے لگتا ہے۔ جس طرح چند مخصوص قسم کی لہریں بھیج کر موبائل کی گھنٹی بجائی جا سکتی ہے، اسی طرح کچھ دوسری قسم

کی لہروں کے ذریعے اس کا مائکروفون بھی فعال کیا جا سکتا ہے۔اور یوں جاسوس ادارے فون کے اردگرد کی جانے والی گفتگو سن سکتے ہیں۔

۳)موبائل فون کھوجی فنیات(Mobile Phone Tracking Technologies):

موبائل فون جن مواصل برقی لہروں کے ذریعے کام کرتے ہیں انہیں لہروں کی بدولت سے اُن کا کھوج لگانا ممکن ہوتا ہے۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ اولاً،ان لہروں کو جتنا وقت اپنے مخارج کھمبوں سیمو بائل تک پہنچنے میں لگتا ہے،اُن کی رفتار اور توانائی کو مدِّنظر رکھتے ہوئے اس وقت کا حساب لگایا جاتا ہے۔اس کے بعد مثلثی پیائش (Triangulation Calculation)کے ذریعے ایک ویب۔میپ(جالکار نقشہ)پرموبائل کے مقام کا تعین کرلیا جاتا ہے۔

چونکہ یہ طریقہ نتیجہ خیزی میں موبائل کی مواصل لہروں یا مد ورفت کا محتاج ہے اسلیئے موبائل کے بند ہونے کی صورت میں یہ فنیت کارگرنہیں ہوتی۔

آجکل موبائل فونوں کا کھوج لگانے کی فنیات عام ہوچکی ہیں اور تجارتی مقاصد کے لئے بھی استعمال کی جانے لگی ہیں۔مثلاً انٹرنیٹ پر'www.mobilocators.com' تجارتی اداروں کو اس فنیت کے ذریعے اپنے ملازمین کا کھوج لگانے کی سہولت فراہم کرتا ہے،اورموبائل سے پچاس میٹر تک کے فاصلے کے اندر اندر اس کے مقام کا تعین کردیتا ہے یہ اس فنیت کا تجارتی استعمال ہے اور قدرے مجہول نتائج فراہم کرتا ہے،جبکہ مجاہدین کے تعاقب کیلئے جو جنگی فنیات استعمال کی جارہی ہیں،وہ انتہائی درست اور دقیق نتائج فراہم کرتی ہیں اور ہدف سے چند میٹر کے فاصلے کے اندر اندر اس ک مقام کا تعین کر دیتی ہے۔

۱۷مارچ ۲۰۰۳ءکو'wwwtheage.com'پرایک برطانوی صحافی ڈنکن کیمپبیل(Duncan Campbell)کا مضمون نشر کیا گیا۔اس میں سے ایک اقتباس ملاحضہ ہو:

"On august 20,1998,President Bill Clinton authorised a cruise missile attack on an al-Qaead camp in Afghanistan.Officially,the US said it believed that an international meeting of terrorists was about to take place."

"In fact,the US had located bin Laden's position by tracking and

locating transmissions from his satellite phone.The US succeeded in destroying the camp.But the order took too long to pass up and down the command chain.By the time the missiles struck,bin Laden had moved on."

''۲۰ اگست ۱۹۹۸ء کو امریکی صدر بل کلنٹن نے افغانستان میں القاعدہ کے ایک مرکز پر کروز میزائل حملے کا فرمان جاری کیا۔سرکاری ذرائع کے مطابق وہاں دہشتگردوں کا ایک بین الاقوامی اجتماع منعقد ہونے والا تھا۔
حقیقت لیکن یہ ہے کہ امریکہ نے اسامہ بن لادن کے سیٹلائٹ فون کی نشریات کا کھوج لگا کر اُن کے مقام کا تعین کر لیا تھا۔اس حملے کے نتیجے میں القاعدہ کا مذکورہ مرکز تباہ ہوگیا۔لیکن حملے کا حکم نافذ ہوتے ہوتے کافی وقت لگا،اور جب تک میزائل ہدف سے ٹکرائے،بن لادن وہاں سے کوچ کر چکے تھے۔''
ڈنکن کیمپبیل خالد شیخ محمد اور رمزی بن الشیبہ کے تعاقب میں مستعمل طریقہ کار کے بارے میں مزید لکھتا ہے:
(صفحہ ۴،۵)

''پچھلی گرمیوں کے دوران خبر رساں ادارے 'الجزیرہ' کے ایک نامہ نگار یُسری فودہ نے خالد شیخ محمد اور اُن کے ہم نوا منصوبہ ساز،رمزی بن الشیبہ کے ساتھ کراچی میں ٹی۔وی مواجہہ ریکارڈ کیا۔ان دونوں حضرات نے (گیارہ ستمبر کے) امریکی حملوں میں اپنے کردار کے بارے میں فخریہ گفتگو کی،اور ایٹمی بجلی گھروں پر حملوں کے آئندہ منصوبوں کے متعلق بھی بات چیت کی۔
خالد شیخ محمد ماضی قریب ہی میں تین بار گرفتاری سے بال بال بچ نکلے تھے۔بھاری حفاظتی انتظامات سے گھرے ہونے کے باوجود اُن کی گفتگو ہی شاید مخبر اداروں کیلئے مطلوبہ معلومات کا ماخذ بن گئی۔خالد شیخ اور ابن الشیبہ نے الجزیرہ کو اپنی آوازوں کا ایک طویل ریکارڈ شدہ انٹرویو فراہم کر دیا،جسے الجزیرہ نے ساری دنیا کو نشر کیا۔
یہ دونوں دہشتگرد شاید بے خبر تھے کہ مغربی مخبر ادارے،جن میں امریکی ادارۂ قومی امن (این۔ایس۔اے) اور آسٹریلوی ادارہ ڈی۔ایس۔ڈی شامل ہیں،پچھلے دس سال سے زائد عرصے سے شہری اور بین الاقوامی مواصلات کی چھان بین اور ان میں سے انفرادی اصوات و پہچان کرا پنی دلچسپی کی ترسیلات اخذ کر لینے میں کامیاب رہے تھے۔
اپنی آوازیں دنیا کو نشر کرنے سے خالد شیخ محمد اور رمزی بن الشیبہ نے ان اداروں کو اپنی اصوات کا نمونہ تھما دیا،جس کے ذریعے پاکستان میں کی جانے والی ہزاروں لاکھوں بازداشتہ فون کالوں میں سے اُن کی آوازوں کو پہچان کر چھانٹنا ممکن

ہوا، جنہیں مخبر ادارے ایک طویل عرصہ سے جمع کر رہے تھے۔ نظام ہائے سماعت وشناختِ اصوات اُن تمام کالوں کو چھانٹ لینے کی صلاحیت رکھتے ہیں جن میں متکلم کے مہدوف ہونے کے غالب امکانات موجود ہوں۔

یہ ضروری نہیں کہ اس نظام کا شناخت کردہ ہر نمونۂ صوتی درست ثابت ہو (یعنی وہ آواز واقعی مطلوب و مہدوف ہی کی ہو)۔ لیکن ایک بھی صحیح شناخت یہ معنی رکھتی ہے کہ متعاقبین کم از کم ایک ایسا فون نمبر حاصل کر لینے میں کامیاب ہو گئے ہیں، جو کبھی اُن کے فردِ مطلوب کے زیرِ استعمال رہا ہو۔

اس ایک نمبر کے حصول سے اُن تمام کالوں کا سراغ لگانا ممکن ہو جاتا ہے، جو گزشتہ کئی مہینوں بلکہ سالوں تک بھی اس سے ملائی جاتی رہیں۔ یہ طریقہ کار مخبر اداروں کو دیگر دہشتگرد جالکاریوں کا کھوج لگانے میں مدد دیتا ہے اور دوسرے بہت سے فون نمبروں کو ہدف بنانا ممکن ہو جاتا ہے۔

آجکل بیشتر مغربی ممالک کے نفاذِ قانون اور مخبری کے اداروں نے اپنے مستقل معمولات میں یہ کام شامل کر رکھا ہے کہ ہر سال ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ٹیلیفون کی ہُنڈوی دستاویزات (Billing records) اکھٹا کئے جائیں، اور کمپیوٹروں پر اُن کے باہمی مقابلے کے ذریعے مشتبہ مجرموں کی تشخیص کی جائے۔ یہ کام مقامی تعاون میسر نہ ہونے کی صورت میں زیادہ مشکل ہو جاتا ہے، کیونکہ ایسی صورت میں ٹیلیفون کالوں کے متعلق معلومات کے حصول کیلئے سیٹلائٹ جاسوسی، مراکزِ سماعت (Listening Stations)، اور سفارتی حدود میں نصب خفیہ آلاتِ جاسوسی استمال کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن جن ممالک میں مقامی مخبر ادارے اور قواتِ امن معاونت کریں، جیسے آجکل پاکستان، وہاں یہ کام آسان تر ثابت ہوتا ہے۔''

مصنف مزید لکھتا ہے:

(صفحہ ۵)

''پچھلے ہفتے، ایک اعلیٰ امریکی عہدیدار سے منقول، امریکی خبر رساں اداروں اور عالمی اطلاعات (World Report) نے بیان کیا کہ ECHELON نظام ایسے دس فون نمبروں کا سراغ لگانے میں ملوث تھا جو کہ خالد شیخ محمد کے زیرِ استعمال رہ چکے تھے۔ یہ نظام فون نمبروں اور مختلف آوازوں و ملا کر موبائل مواصلت کے مراکز اور سیٹلائٹ کے ذریعے مثلثی پیمائش کرتا ہے اور وں موبائل کے مقام کا کھوج لگا لیتا ہے۔

سوسن لانڈو (Susan Laundau) نے اپنے تحقیق مضمون: ''امن آزادی اور برقی مواصلات'' (Security,Liberty and Electronic Communications) میں لکھا ہے:

(صفحہ ۵،۶)

''گمنام موبائل فون بھی کھوجی مقاصد کیلیئے استعمال کیئے جا سکتے ہیں۔۲۰۰۲ء کی ایک واردات میں پیشگی ادا کردہ سوئس۔کام(Swiss-com)فون کارڈ القاعدہ کے بعض ارکان کے تعاقب کا ذریعہ بنے۔یہ کارڈ بڑی تعداد میں پُراسرار طور پر نامعلوم افراد کے ہاتھوں فروخت ہوئے تھے۔لیکن جاسوسوں نے تاڑ جوڑ کے ذریعے ایک باز داشتہ کال سے یہ پتہ لگا لیا کہ یہ کارڈ استعمال کرنے والے القاعدہ سے تعلق رکھتے ہیں۔یہ کال ایک منٹ سے بھی کم مدت جاری رہی اوراس میں تکلم کا ایک لفظ بھی شامل نہیں تھا۔متعاقبین نے اس کال کے ذریعے مذکورہ لوگوں کا سراغ لگالیا،جس کے نتیجے میں القاعدہ کے کئی کارکنان گرفتار ہوئے اور کئی مراکز ختم کردیے گئے۔

اب ہم موبائل فون کے تعاقب میں مستعمل مختلف فنیات کی تشریح کرتے ہیں۔

ا) جی۔پی۔ایس(GPS):

جی۔پی۔ایس ایک عالمی سیٹلائیٹ نظام ہے جس کے ذریعے دنیا میں کہیں بھی اس نظام کے پیغام گیر آلات(GPS receivers)پر اپنا مقام علوم کیا جا سکتا ہے۔یہ نظام کلیۃً سیٹلائیٹ کی مدد سے کام کرتا ہے۔اس کے ذریعے سیٹلائیٹ فونوں کا کھوج لگانا بہت آسان ہے،کیونکہ یہ دونوں نظام(یعنی جی۔پی۔ایس اور سیٹلائیٹ فون)کارآوری کیلیئے سیٹلائیٹ سیاروں کے استعمال میں مشترک ہیں اور ایک ہی طرح کی مواصل لہروں کے ذریعے کام کرتے ہیں۔
جی۔پی۔ایس نظام کے ذریعے سیٹلائیٹ فونوں کے علاوہ دیگر مواصلاتی آلات کا تعقب بھی ممکن بنا دیا گیا ہے۔یہ ایسے آلات ہیں جو عام حالات میں سیٹلائیٹ نظام سے لاتعلق،اور اپنی کارآوری میں خودمختار ہوتے ہیں۔لہٰذا جی۔پی۔ایس نظام کے ذریعے اُن کا تعقب ممکن نہیں ہوتا۔لیکن ان آلات میں بھی جی۔پی۔ایس نظام کو فعال کیا جاسکتا ہے،یا کوئی مختصرالحجم آلہ(chip)نصب کر کے جی۔پی۔ایس نظام کی زد میں لایا جا سکتا ہے۔یہ فنیت نتیجہ خیزی میں نہایت دقیق ہے،اور ہدف(کوئی بھی مواصلاتی آلہ،مثلاً موبائل فون)سے چند انچ کے فاصلے کے اندر اندر اس کے مقام کا تعین کر دیتی ہے۔اس جدید فنیت کے ذریعے بہت سے مجاہدین کا کھوج لگایا گیا ہے۔
موبائل فونوں کا تعاقب اس فنیت کے اہم ترین اہداف میں سے ایک ہے۔موبائل ساز کمپنیاں اپنے مصنوعہ موبائل فونوں میں خفیہ طریقوں سے جی۔پی۔ایس نظام کو فعال کردیتی ہیں،جس کے ذریعے اُن کو استعمال کرنے والے مجاہدین کا کھوج لگانا ممکن ہوجاتا ہے۔
www.ezinearticles.com اپنے مضمون ''بعض جدید ترین جی۔پی۔ایس نصب شدہ موبائل فونوں پر ایک

تجزیاتی نظر(An Overview of some of the Latest GPS-Tracking Enabled Cell Phones)از گریگ ہال' میں موبائل فونوں میں جی۔پی۔ایس نظام کی ضرورت کی تشریح ان الفاظ میں کرتا ہے:

(صفحہ۶)

''نیویارک میں ٹوئن ٹاورز پر حملے نے نہ صرف عالمی دہشتگردی کے پھیلاؤ کی طرف توجہ دلائی، بلکہ اس حملے سے ہم پر عیاں ہوا کہ ہمارا نظامِ مواصلت، خصوصاً بحوالہ موبائل فون، کس قدر کمزور اور بیرونی خطرات سے غیر محفوظ ہے۔FCC نے موبائل ساز کمپنیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ موبائلوں میں ایسی فنیات داخل کریں جو کہ ایک سو میٹر کے فاصلے کے اندر اندر اُن کا کھوج لگانا ممکن بنا دیں۔اس فرمان کا منشاء پورا کرتے ہوئے ان کمپنیوں نے مواصلاتی کھمبوں کی جالکاریوں میں ردّوبدل ایسے کارِ ثقیل کے بجائے خود موبائل فونوں میں جی۔پی۔ایس نظام داخل کر دیا ہے، جو کہ اُن کا سراغ لگانا ممکن بنا دیتا ہے۔

مذکورہ بالا مضمون کا مصنف مزید لکھتا ہے:

(صفحہ۶)

''موٹرولا جی۔پی۔ایس تنصی کی صلاحیت رکھنے والے موبائل فونوں کا صناع ادارہ ہے۔یہ ادارہ جی۔پی۔ایس کی تنصیب کیلئے موٹرولا i205، i305، i530، i710، i730، i736اور i830موبائل نمونے 'نیکسٹل' کو فراہم کرتا ہے۔موٹرولا ذرائع کا کہنا ہے کہ ان موبائل فونوں کے اندرانی نظام میں ردّوبدل کیا جا سکتا ہے، جس کی بدولت سافٹ ویئر بنانے والوں(Software Developers) کیلئے ان فونوں میں ایسی سہولیات مہیا کرنا ممکن ہو پاتا ہے کہ موئجرین (مواصلاتی جالکاری سے رابطہ مہیا کرنے والوں) کے ساتھ ساتھ مستائجرین (سہولتِ مواصلت استعمال کرنے والے) بھی جی۔پی۔ایس نظام سے رابطہ رکھ سکیں۔''

آجکل 'نیکسٹل کارپوریشن' مذکورہ بالا موٹرولا موبائل نمونوں میں تنصیب کیلئے کئی اقسام کی جی۔پی۔ایس کھوجی سہولیات فراہم کرتا ہے۔نیکسٹل کے پیش کردہ معروف نمونوں میں سے ایک ''موبائل لوکیٹرون''(Mobile Locator One) بھی ہے۔اس کے علاوہ نیکسٹل سے ملحق دیگر اداروں اور بعض خودمختار اداروں، مثلاً ٹریمبل اور میپکویسٹ(Trimble and Mapquest)نے بھی اس شعبے میں اپنی اپنی خدمات پیش کی ہیں۔گزشتہ دنوں 'نوکیہ'(Nokia)نے اعلان کیا ہے کہ وہ شمالی امریکہ میں اپنے مصنوعہ 5140 ماڈل کے موبائل مالکین کو اختیاری انتخاب کے طور پر 'ایکسپریس۔آن'(Express-On) نامی جی۔پی۔ایس رسائی کی سہولت فراہم کرے گا۔''

'www.ezinearticles.com'اپنے مضمون ''سیٹلائٹ راہ کار نظام۔ماضی، حال اور مستقبل(Satellite

Navigation Systems - Past,Present and Future)ازگیبرئل۔جے۔ایڈمز'' میں لکھتا ہے:

"GPS is the United States' Satellite Navigation System,and contains between 24 to 27 satellites in orbit."

''جی۔پی۔ایس امریکہ کا سیٹلائٹ راہ کار نظام ہے،اور خلا میں حلقہ چشم ۲۴ سے ۲۷ تک مصنوعی سیاروں کی خدمت سے فائدہ اُٹھاتا ہے۔''

جی۔پی۔ایس نظام کے بہت سے قدیم الطرز پیغام گیر آلات (recievers) میں ایک جدید''SiRFIII''چِپ (ایک مختصر الحجم ٹکڑا جو پورے آلے کا مغز ہوتا ہے) کی تبدیلی کی گئی ہے۔ یہ چِپ (chip) پرانے نظام کی بنسبت کہیں زیادہ حساس اور دقیق ہے اور نتیجۃً اُن علاقوں میں بھی جی۔پی۔ایس تک رسائی ممکن بنا دیتی ہے جہاں اس سے پہلے مواصلاتی لہروں کی شکل میں سیٹلائٹ پیغامات حاصل کرنا ناممکن تھا (مثلاً گنجان شہری علاقوں میں)

۲) آئی۔ایم۔اِی۔آئی (IMEI):

آئی۔ایم۔اِی۔آئی (IMEI) International Mobile Equipment Identification کا مخفف ہے، یعنی ''موبائل ساز وسامان کی بین الاقوامی شناخت''۔ یہ ہر موبائل فون کیلئے مقرر کردہ ایک منفرد شناختی عدد ہوتا ہے جو اُس مخصوص فون کی پہچان کراتا ہے۔

ایک تحقیقی مضمون ''شناختی اعداد کا کھوج لگانے کا طریقہ اور نظام'' (Method and System for Tracing Subscription) (تاریخِ اشاعت ۱۱ مئی ۲۰۰۰ء، رقم اشاعت WO/2000/027153) آئی۔ایم۔اِی۔آئی (IMEI) کے بارے میں لکھتا ہے؛

(صفحہ ۷)

''فاصلاتی مواصلات کے نظام میں دو طرح کے رموز متیعن کئے گئے ہیں۔ایک مرکزِ مواصلت سے متطابق آئی۔ایم۔اِی۔آئی (IMEI) کوڈ اور دوسرا صارف سے متطابق آئی۔ایم۔ایس۔آئی (IMSI) کوڈ۔اس فنیت کے استعمال کا طریقہ کار یہ ہے کہ اولاً، آئی۔ایم۔اِی۔آئی (IMEI) کوڈ کی بنیاد پر (کسی بھی فون کے) شناختی عدد کا کھوج لگانا شروع کیا جاتا ہے، اور حاصل کردہ نتائج کے ذریعے مطلوبہ آئی۔ایم۔ایس۔آئی (IMSI) کوڈ معلوم کر لیا جاتا ہے۔اس نظام کا ایکسس۔نوڈ (Access Node)، دو طرح کی صلاحیتوں کا حامل ہے: (ا) آئی۔ایم۔اِی۔آئی (IMEI) کی بنیاد

پر فون کے شناختی عدد کا کھوج لگانا،اور(۲) آئی ۔ایم۔اِی۔آئی (IMEI) سے حاصل کردہ نتائج کے ذریعے آئی ۔ایم۔ایس۔آئی (IMSI) کوڈ متعین کرنا۔''

ہر موبائل فون کے شناختی عدد کی تحریری نقل اس کی بیٹری کے پیچھے دیکھی جا سکتی ہے۔'*#06#' بٹن دبانے سے بھی یہ عدد سامنے کی سکرین پر نمودار ہو جاتا ہے۔

کسی بھی موبائل کے شناختی عدد کا طرز دو طرح کا ہوسکتا ہے۔اور یہ فرق موبائل کی تاریخِ صناعی کی وجہ سے پایا جاتا ہے۔

v اگر موبائل یکم اپریل۲۰۰۴ء سے پہلے کا مصنوعہ ہے،تو اس کا شناختی عدد اس طرز کا ہو گا :

aabbbb-cc-dddddd-e

v اگر موبائل مذکورہ تاریخ کے بعد کا مصنوعہ ہے تو اس کا شناختی عدد اس طرز کا ہوگا:xxxxxxxx-dddddd-e

قدیم آئی۔ایم۔اِی۔آئی(IMEI)عددی طرز:

aabbbb-cc-dddddd-e طرز یکم اپریل ۲۰۰۴ء تک استعمال میں رہا۔ان حروف کے معانی ذیل میں درج کیے جا رہے ہیں:

v 'aabbbb' ٹائپ اپروَول کوڈ (Type Approval Code)(TAC) ہے۔اس کے پہلے دو عدد(aa) موبائل کے صناع ملک کی نمائندگی کرتے ہیں۔اسے ملکی کوڈ (Country Code) کہتے ہیں،یعنی وہ عددی رمز جو صناع ملک کی نشاندہی کرتا ہے۔

v اعداد کا دوسرا مرکب(cc) فائنل اسمبلی کوڈ (Final Assembly Code) یعنی آخری پرزہ بندی کو ظاہر کرنے والا کوڈ ہے۔یہ موبائل بنانے والے ادارے کی شناخت کرتا ہے۔ذیل میں مختلف موبائل ساز اداروں کے شناختی اعداد درج کیے جا رہے ہیں:

02,01= اے۔اِی۔جی(AEG)

40,07=موٹرولا(Motorola)

20,10=نوکیہ(Nokia)

30=اریکسن(Ericsson)

44,41,40=سیمنز(Siemens)

50=بوش(Bosch)

51= سونی،سیمنز،اریکسن (Sony,Siemens,Ericsson)

60= ایلکٹل (Alcatel)

61=اریکسن (Ericsson)

65=اے۔اِی۔جی (AEG)

70= سیجم (Sagem)

75=ڈینکال (Dancall)

80=فلپس (Philips)

85=پیناسانِک (Panasonic)

- dddddd ڈیوائس سیریئل نمبر (SNR=Device Serial Number) یعنی موبائل فون کے نمبر شمار کی نمائندگی کرنے والا عدد ہے۔
- آخری حرف (e) پڑتالی حرف (check digit) ہے (جو عموماً صفر (0) مقرر کیا گیا ہوتا ہے)۔

جدید آئی۔ایم۔اِی۔آئی (IMEI) عددی طرز:

جدید آئی۔ایم۔اِی۔آئی (IMEI) عددی طرز (xxxxxxxx-dddddd-e) یکم اپریل ۲۰۰۴ء سے استعمال کیا جارہا ہے۔اس میں ایف۔اے۔سی (FAC) اعداد ختم کر دیے گئے ہیں اور ٹائپ اپروول کوڈ (Type Approval Code) کو ٹائپ ایلوکیشن کوڈ (Type Allocation Code) سے بدل دیا گیا ہے۔دونوں صورتوں میں مخفف TAC ہی ہے۔

- xxxxxxxx: یہ آٹھ ہندسوں پر مشتمل عدد ہے جسے ٹائپ ایلوکیشن کوڈ (Type Allocation Code) کا نام دیا

گیا ہے۔

v (dddddd)اور(e) کا وہی معنی ہے جو قدیم عددی طرز میں تھا۔

آئی۔ایم۔اِی۔آئی۔ایس۔وی(IMEISV) کوڈ:

بعض فونوں کے شناختی عدد میں دو اضافی اعداد شامل ہوتے ہیں۔ایسی صورت میں یہ دو اضافی اعداد موبائل فون کے سافٹ ویئر ورژن نمبر(Software Version number) کو ظاہر کرتے ہیں۔

بعض ایسے سافٹ ویئر بھی دستیاب ہیں جن کے ذریعے موبائل کے آئی۔ایم۔اِی۔آئی(IMEI) شناختی عدد کو تبدیل کیا جا سکتا ہے،تا کہ مخبر اداروں کے تعاقب اور نگرانی سے بچا جا سکے۔لیکن اس کے باوجود موبائل فونوں کا استعمال مجاہدین کیلئے خطرے سے خالی نہیں ہے۔

۳)ایچ۔ایل۔آر،وِی۔ایل۔آر اور اِی۔آئی۔آر(HLR,VLR and EIR):

مندرجہ ذیل شکل GSM پر مبنی موبائل نظامِ مواصلت کے مختلف اجزاء پیش کرتی ہے جو کہ ہمارے لئے کھوجی نظام کو سمجھنے میں مددگار ثابت ہوں گے۔

(شکل،صفحہ ۸)

اب ہم مندرجہ ذیل شکل کے ذریعے اوپر پیش کی گئی جالکاری کے مراحلِ کارآوری کا جائزہ لیتے ہیں:

(شکل،صفحہ ۹)